بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

قسط ۵۸

DAR-UL-RAZA

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

شیخ طریقت، رہبر شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

زیر سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی
سجادہ نشین خوشتر

زیر سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری
خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام
مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک

یا رسول اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب:..................بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (قسط ۵۸)

اسپیکر:..................حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:..................اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ

زیرِ سرپرستی:..................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:..................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:..................حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

با اہتمام:..................مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر و ترتیب:..................حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:..................15

پبلشر:..................مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل
بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم o فاعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیمo بسم اللّٰه الرحمن الرحیم o

محمد رسول اللہ

صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاهدین والشاکرین والحمدلله رب العالمین

قال اللّٰه تبارك وتعالی فی شانِ حبیبه o ان اللّٰه وملئکته یصلون علی النبی ط یاایهاالذین امنو صلو علیه وسلموا تسلیما o

اللّٰهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ

حضرتِ صدرِ محترم، علمائے کرام، بزرگو، دوستو، جامع فاروقیہ کے اراکین، مدرسین، معلمین، متعلمین، عزیزو، دوستو! ملتِ اسلامیہ کا نصیبہ بیدار ہوا، خدا کا شکر ہے کہ فقیر قادری، سگِ بارگاہ رضوی محمد ابراہیم خوشتر صدیقی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) آپ کے جامع فاروقیہ میں حاضری کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

کیا کہنا ہے ملتِ اسلامیہ کے مقدر کا کہ اِس کا دامن نسبتوں سے، قربتوں سے، محبتوں سے، عقیدتوں سے مالا مال ہے۔ اِس کے دامن میں کوئی کانٹا نظر نہیں آتا، جدھر دیکھئے، جب بھی دیکھئے، دامن اُٹھا کر دیکھئے یہاں باغ و بہار کا سماں ہوتا ہے۔ سوادِ اعظم

میرے سامنے ہے اور اِس جامع کو فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نسبت ہے۔ آدمیت، عظمت آپ کے قدموں سے وابستہ ہے کیونکہ آپ نے اِن مقدسین کا دامن تھام لیا ہے۔ جو کچھ ابتداء سے لے کر انتہاء تک اُن کی شان آدمیت کا شاہکار ہے۔ نبوت پر نظر کیجئے تو رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ آراء ہیں، صحابیت کی طرف دیکھئے تو فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اماموں کی طرف دیکھئے تو امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں، غوثوں کی طرف دیکھئے تو غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں، آپ کتنے اچھے ہیں، کتنے خوش نصیب ہیں کہ رب کریم نے اپنے کریم محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی رہنمائی کے لئے ہدایت کے لئے بھیجا اور آپ اِن مقدسین کی معیت میں زندگی کی منزل کو پار رہے ہیں۔

بزرگو اور دوستو! میں نے آیتِ مقدسہ کا ٹکڑا مکمل آیت نہیں صرف اُس میں سے ایک ہی جملہ تلاوت کیا ہے وہ ہے "**محمد رسول اللہ**"۔ آپ جانتے ہیں کہ اِس کائنات میں جب اسلام ہمارے سامنے آیا ہدایت ہمارے سامنے آئی، رب کریم کی مشیت نے چاہا کہ اسے جانا جائے، اسے پہچانا جائے تو اُس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لباس نبوت و رسالت میں بنا کر کے، صدا کر کے بھیجا ایسے بھیجا کہ خود صاحب قرآن مداح حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے

اے رضا خود صاحب قرآن ہے مداح حضور
تجھ سے کب ممکن ہے مدحت رسول اللہ کی

ایسا بنا کر بھیجا، ایسا بنا کر بھیجا کہ قدرت کے قلم کا آخری شاہکار بن کر آئے۔

بزرگو اور دوستو! جب سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ آرائی ہوئی اسی لمحے کو قدرت کا،

ایمان کا، یقین کا محورِ امتیاز موجود کر دیا گیا۔ عہدِ رسالت میں جتنے لوگ تھے کسی نہ کسی مرحلے میں وہ خدا کی ۔ ۔ ۔ کا اقرار کر لیتے تھے ۔ خدا کو وہ مانتے بھی تھے، خدا کو وہ جانتے بھی تھے۔ گفتگو صرف یہ تھی محمد رسول اللہ کو رسول اللہ کو مانا جائے معاذ اللہ یہ وہ مان نہیں رہے تھے۔ ساری گفتگو تصدیق رسالت کی تھی ، سارا معاملہ ایک شان رسالت کا تھا، یہ وہ مقام تھا جہاں لوگ چھَٹ رہے تھے، بٹ رہے تھے، کٹ رہے تھے۔ رب کریم نے اپنے فضل وکرم سے محمد رسول اللہ ﷺ سے ایمان اور یقین کا معیار بنا کر بھیجا۔

اللہ کی سرتابقدم شان ہیں یہ، ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو بتاتا ہے ایمان ہیں یہ، ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

امام احمد رضا کا تیور ہے، بڑا تیور ہے، اِس کلام میں بڑا دبدبہ ہے، ہمہمہ ہے۔ بات عقیدے کی بھی ہے، سرکارِ دو عالم ﷺ کے انسان ہونے کا اقرار کیا لیکن فرمایا کہ

اللہ کی سرتابقدم شان ہیں یہ، ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو بتاتا ہے ایمان ہیں یہ، ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

بزرگو دوستو! سرکارِ دو عالم ﷺ کی ذات کو ایمان اور یقین کا موضوع قرار کر دیا گیا۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قادرِ مطلق ہے اُس کی اگر مشیت ہوتی ، اگر وہ چاہتا تو بغیر کسی نبی کے بھیجے وہ اپنے بندوں کو ہدایت عطا فرماتا ہے۔ نبی کی بعثت کے لئے اللہ کریم کی ذات کو ضرورت نہ تھی ۔ رب کریم ہر ضرورت سے پاک ہے، مگر یہ سنت الٰہیہ ہے کہ جب وہ کسی قوم کو ہدایت دینا چاہتا ہے تو نبی کی معرفت کے

ذریعے دیتا، نبی کو وہ پہلے بھیجتا ہے۔ اسی نے اپنی مشیت کے مطابق نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ جانتے ہیں کہ نبوت و رسالت، مقام نبوت و مقام رسالت، منصب نبوت اور منصب رسالت ایک اسٹیج ہے، ایک عہدہ ہے، ایک منصب ہے۔ یاد رہے کہ جب کوئی منصب سامنے آئے گا تو اُس منصب کے لئے ضروری ہے کہ منصب پر بیٹھنے والا، مسند منصب پر جو جلوہ آراء ہوگا اُس کا وجود ضروری ہے۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ کسی کو نبی بناتا ہے تو یہاں تک کہ محمد رسول اللہ کو اُس نے آخری نبی بنایا، منصب نبوت جب اُس نے عطا فرمایا تو اِس منصب کا تقاضا یہ تھا کہ یہ اِس منصب پر فائز ہونے والی ذات محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔

مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ منصب نبوت کیا ہے؟

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ

العلمین کا اطلاق کائنات کے ذرے ذرے پر ہے۔ **العلمین** میں ماضی بھی، حال بھی اور مستقبل بھی۔ **العلمین** کا لفظ ماہیت کے اعتبار سے زمانے کی ہر ہر آن پر، زمانے کی ہر ہر ساعت پر **العلمین** دلالت کرتا ہے۔ **العلمین** اگر آپ کہیں کہ

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ

تبارك الذی نزل الفرقان علی عبده لیکون للعٰلمین نذیرا

اور العلمین جب آپ نے کہا تو اُس العلمین میں ماضی بھی آ گیا، حال بھی آ گیا، مستقبل بھی آ گیا۔ رسالت کے مفہوم کو کسی زمانے کے ساتھ خاص نہیں کیا جا سکتا۔ اِس زمانے میں محمد رسول اللہ ﷺ جب سے سرکار جلوہ آراء ہوئے اُس وقت

سے لے کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ نبوت ایک فعل ہے اور اُس فعل کے اوپر وجود ضروری ہے، نبوت اور فعل نبوت ایک متحرک کام ہے، ہر وقت کام کرتا رہتا ہے۔ ایسا نہیں کہ فعل نبوت کسی وقت ہے اور کسی وقت نہیں ہے۔ اور فعل نبوت کا تقاضا یہ ہے کہ نبی موجود ہو کیونکہ فعل اگر موجود نہیں ہوگا تو فعل بیکار ہو جائے گا۔ نبوت ایک ایسی حقیقت صادقہ ہے جو متحرک ہے کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ ماضی میں لوگ محمد رسول اللہ ﷺ کا نام لیتے رہے۔ آنے والا آتا ہے اور کہتا ہے کہ **لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ**۔

یہ **لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** کلمہ طیبہ کا مفہوم بتا رہا ہے کہ نبوت بھی موجود ہے اور صاحبِ نبوت محمد رسول اللہ ﷺ بھی موجود ہیں۔ فعل نبوت چونکہ متحرک ہے تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جب محمد رسول اللہ ﷺ حیاتِ ظاہری کے ساتھ جلوہ آراء تھے تو اُس وقت فعل نبوت تھا، ایسا نہیں ہے۔

میرے عزیز و، دوستو! یہ ساری چیزیں نبوت سے متعلق ہیں اور چونکہ نبوت موجود ہے تو نبوت کا موجود ہونا منصب کا موجود ہونا اِس بات پر دال ہے کہ صاحب منصب بھی موجود ہے۔ اب صاحب منصب کی حیثیت کیا ہے؟ العلمین۔

آپ جانتے ہیں العلمین کے مختلف شرور ہیں، مختلف حالتیں ہیں کہ نبی وہ ذات ہوتی ہے، اس کیلئے ضروری ہے کہ جب وہ حمد ہیں اور وہ محمد ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو پھر جس منصب پر وہ فائز ہیں اُس منصب سے متعلق جتنے کام ہیں، اُن سارے کاموں پر نبی کا وجود ضروری ہے، الحمدللہ یہی اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے۔

میں اِس وقت صرف یہ بات عرض نہیں کر رہا ہوں مجھے بتانا صرف یہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کیا ہیں۔ میں آپ سے عرض کروں کہ اٹلی میں ایک شہر ہے جہاں انگریزوں کا پاپائے روم رہتا ہے۔ ہماری زندگی میں کئی ایسے مواقع آتے ہیں کہ ہمیں آپ سے ملنا ہوتا ہے۔ عجیب بات محمدیت کے سلسلے میں ہمارے سامنے آئی، یہ گفتگو اٹلی میں کی گئی اور وہاں یہ ثابت کیا گیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ اپنے فضائل، اپنے کمال اور منصبِ نبوت کے ساتھ جلوہ فرما ہیں، اور نبوت متحرک ہے اور وہ اب بھی کام کر رہی ہے، اور محمد رسول اللہ حیات ہیں دنیا میں، یہ ساری گفتگو ہوئی اور اُس میں یہ بات کہی کہ آپ لوگ مسلمان ہیں اور آپ کا یہ دعویٰ ہے کہ اسلام ایک مقدس مذاہب میں سے ایک مذہب ہے۔ تو وجہ کیا ہے کہ دنیا کا مسلمان بدعمل ہے، عیسائیت، یہودیت کی نشانیاں جو آج کے عام مسلمانوں میں ملتی ہیں لیکن یورپ میں محمدیت کی کوئی نمایاں نشانی نظر نہیں آتی۔ مسلمان بدعمل ہیں اور اسی بدعملی کے نتیجے میں اسلام کو معاذ اللہ ختم ہو جانا چاہیے۔ یہ ایک مخالفانہ اور جاہلانہ انداز تھا اور سوال تھا جو کیا گیا۔

میرے دوستو! میری ہی نہیں بلکہ جتنے مبلغ ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جن مسلمانوں کی شکل وصورت کو دیکھ کر اغیار نے یہ اندازہ کیا اُن کو یہ جواب دیا گیا کہ تم اسلام کو لوگوں کے عمل میں تلاش کرتے ہو، تم مصر میں، سعودیہ میں، امریکہ میں اسلام کو تلاش کرتے ہو لیکن یاد رکھو کہ اسلام کوئی زید وعمرو بکر کا نام نہیں۔ اسلام کسی ملک کے بادشاہ کا نام نہیں، اسلام صرف اور صرف تمہیں نظر آئے گا محمد رسول اللہ کی صورت میں اگر تم اسلام کو تلاش کرو گے تو اسلام تمہیں ملے گا اور اگر محمدیت کو چھوڑ کر کسی اور

صورت میں اگر تم اسلام تلاش کروگے تو اسلام تمہیں وہاں نظر نہیں آئے گا۔

یہی وہاں گفتگو ہوئی اور یہی وجہ ہے کہ یہ بدعملی اِس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بہت بری چیز ہے ہمیں اِس کا افسوس ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ اسلام کی حقانیت اور اسلام کی سچائی یہ ہے کہ قومیں اتحاد سے بنتی ہیں، قومیں عمل سے بنتی ہیں، قومیں وسائل سے بنتی ہیں۔ اسلام میں اتحاد کا شیرازہ منتشر نظر آتا ہے، بظاہر کوئی وسائل بھی نہیں ہیں، جو لوگ مسلمان ہیں وہ بظاہر بدعملی کا شکار ہیں، لیکن اِس کے باوجود اسلام ہے۔ اسلام کا وجود ہے، اسلام زندہ ہے، معلوم یہ ہوا کہ اسلام کے پس منظر میں عام کی صفت ہوتی تو اسلام ختم ہو جاتا لیکن اسلام کے پس منظر میں ہم نہیں ہیں وہ ہیں جن کا نام محمد ہے، احمد ہے، صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

اسی گفتگو کو انگریزوں نے تسلیم کیا اور وہ یہ کہتا ہے کہ جب میں دنیا کے حالات کو دیکھتا ہوں، مسلمانوں کے حالات کو دیکھتا ہوں تو میں حیران ہو جاتا ہوں کہ اسلام تو اب بھی موجود ہے۔ اسلام کا تعلق اگر کسی اور سے ہوتا تو اسلام ختم ہو جاتا لیکن محمد رسول اللہ ﷺ اسلام کے پشِ منظر میں جلوہ آراء ہیں اس لئے اسلام کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔

بزرگو، عزیزو اور دوستو! امام احمد رضا کا مشن بالکل اسی انداز سے آیا، اس کی شکل بدلی ہوئی تھی، وہاں ابوجہل، عتبہ، شیبہ سے واسطہ تھا وہ کھلم کھلا منکر تھے، عظمت و رسالت کے منکر، محمدیت کے منکر، کلمہ رسالت کے منکر۔ لیکن یہاں ہندوستان کی سرزمین میں جنگ آزادی کے بعد جو یلغار ہوئی اِس میں اسلام کو سقم دینے کیلئے، اسلام کو ختم کرنے کیلئے سازش تیار کی گئی کہ اِس میں پیغمبر اسلام حضرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

عزت وعظمت کے دامن سے جولوگ وابستہ ہیں، جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایمان کی جان قرار دے رکھا ہے بس انہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے الگ کر دیا جائے۔ اُس زمانے میں بھی اغیار تھے ابوجہل، عتبہ، شیبہ، ابوجہل اینڈ کمپنی اور اِس زمانے میں یہ ملت اسلامیہ کی بدقسمتی کہیئے کہ ایسے ہی وہ لوگ جن کے نام مسلمانوں کے سے تھے، جولوگ اپنے وقت میں علامہ بھی تھے، انہیں قطب ربانی بھی کہا جاتا تھا، بعضوں کو نجانے کیا کیا کہہ دیا، یہ سبھی لوگ تھے اور اُن کو اِس مقصد کیلئے چن لیا گیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت وعظمت اور آپ کی جو بے مثال شریعت ہے بس اِس پر کیچڑ اچھالنا ہے۔

امام احمد رضا نے جب ہوش سنبھالا اُن کے والد ماجد خاتم المحققین حضرت مولانا مفتی نقی علی خان ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' اپنے زمانے میں اِن حالات کا مقابلہ کرتے رہے۔ مولانا عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اُن سے پہلے مولانا فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ بھی علماء تھے۔ خیرآبادی سلسلے سے تعلق مولانا فضل حق خیرآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو اسماعیلی تحریک جس کا لب لباب یہ تھا کہ بس خدا کو مانو اور خدا کے ماننے کا مطلب یہ ہے کہ خدا کے سوا کسی کو نہ مانو، نہ نبی کو مانو، نہ رسول کو مانو کسی کو نہ مانو۔

اسی دوران جب امام احمد رضا نے یہ تیور دیکھے تو ارشاد فرمایا کہ

دشمن احمد پہ کیجئے، ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

یہ وہ لوگ ہیں اور پھر اِن کا تعارف امام احمد رضا نے بڑی جامعیت کے ساتھ تعارف کرایا

ذکر روکے، فضل کاٹے، نفس کا جو گناہ کرے

ذکر روکے، میلاد شریف کے بارے میں گفتگو ہو رہی ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل کو مناظرہ کا روپ دیا جا رہا ہے۔

اے ظالم! محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی دعویٰ اور یہ؟ پھر دوٹوک ارشاد فرمایا کہ

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

احد کا میدان اِس دور میں آئے اور تجدید کتاب وسنت اور تجدید امت کا کارنامہ آپ نے انجام دیا اور یہ وہ دور تھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات پر کیچڑ اچھالا جا رہا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم مدعی ہو کہ تم مومن ہو، متقی ہو، پیر ہو، شیخ ہو لیکن تم یہ بتاؤ کہ تمہارا احمد رسول اللہ ﷺ کے باب میں کیا خیال ہے؟

میرے دوستو! یہ وہ سنت تھی، سنت صدیقی، سنت فاروقی جو امام احمد رضا ادا کر گئے۔ آپ کو علم ہے کہ جب منکرین زکوٰۃ نے زکوٰۃ کا انکار کیا تو صدیقی جلالت سامنے آئی اور فرمایا کہ مارو اِن ظالموں کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک فرقہ آیا اور ایک نہیں کئی سو تو ان کو آپ نے مارا۔ یہ وہ لوگ تھے جو تاویل بے جا سے کام لے رہے تھے اور اسلام کے منکر تھے۔

تو امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے سامنے یہ مسائل آئے اور امام احمد رضا نے ڈٹ کر ان کا مقابلہ کیا اور فرمایا کہ ’’محمد رسول اللہ‘‘ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور اِس کیلئے ضروری ہے کہ جب تم رسول کو رسول اللہ مانتے ہو تو پھر اُن کے جو فضائل ہیں

اُن کے جو محاسن ہیں اُن کے ساتھ تم اُن کا بھی اقرار کرو۔ جب تم اُن کا اقرار نہیں کرو گے اُس وقت تک تم مسلمان نہیں ہو سکتے۔

میرے بھائیو! عرض یہ کر رہا ہوں کہ جہاں تک اسلام کے ارکان کا تعلق ہے اس میں صرف آپ کو تو رعایت حاصل نہیں، یعنی یہ آپ نہیں کہہ سکتے کہ دنیا میں صرف آپ عبادت کرتے ہیں اور دنیا میں باقی قومیں عبادت نہیں کرتیں۔ یہاں مقبول اور مردود ہونے کی گفتگو میں نہیں کرتا۔ دنیا میں ہر جگہ اپنے انداز میں عبادت کرتی ہے۔ نماز آپ پڑھتے ہیں، نماز آپ کے پاس ہے، عبادت آپ کے پاس ہے، عبادت آپ کرتے ہیں لیکن صرف مسلمانوں کی خصوصیت نہیں ہے کہ مسلمان ہی صرف عبادت کرتا ہے اور باقی قومیں عبادت نہیں کرتیں۔ ساری دنیا عبادت کرتی ہیں، عبادت کے کئی طریقے دنیا کی قوموں کو حاصل ہیں۔ پھر اسی طرح بات آئی زکوٰۃ کی تو اِس میں آپ کو کیا عرض کروں کہ صدقہ و خیرات کے نام پر، زکوٰۃ کے نام پر ویسٹرن کمپنیاں کیا کر رہی ہیں؟

آہ! شیخ گرامی نے جامعہ فاروقیہ کے حوالے سے یہاں کی تعمیر کا اندازہ اور تکمیل سامنے رکھی، میرے دوستو آپ کے علم میں یہ آنا چاہئے کہ ویسٹرن ممالک کے خزانے کا کثیر حصہ اُن کے مذہب کی تبلیغ و اشاعت میں صرف ہو رہا ہے۔ کہیں ہاسپٹل کے نام پر، کہیں اسکول پر، کہیں کالج کے نام پر، کہیں کسی اور نام پر یہ سب کچھ وہ اِس بنیاد پر کر رہے ہیں کہ زکوٰۃ اور چیرٹی ادا کی جارہی ہے اور پھر مقصد بھی یہ ہے کہ اِس کے نتیجے میں بھولے بھٹکے لوگ ان کے قریب ہو جائیں اُن کے مذہب کو اختیار کر لیں۔

آپ نے زمبابوے کا نام سنا ہوگا یہ ملک چند سال پہلے آزاد ہوا۔ یہاں کھانا، کپڑا، مکان، پیسہ میٹریل کی دنیا سے لوگوں کے ایمان کو لوٹا جاتا ہے۔ میرے دوستو یہ بات آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب کبھی مذہب سامنے آیا، جب کبھی معزز سامنے آئے، کہیں زر، کہیں زن اور کہیں زمین سامنے آئے تو لوگوں کا ایمان ڈگمگایا۔

خدا کا شکر ہے کہ اہلسنت و جماعت ان مکاریوں سے واقف ہیں۔ زمبابوے، افریقہ کیمید ان میں ہر جگہ چیرٹی کے ذریعے، صدقہ و خیرات کے ذریعے لوگوں کو لوٹا جاتا ہے، اُن کے ایمان کو تباہ و برباد کیا جاتا ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ ساری دنیا یہی کررہی ہے، یہ نام کا امریکہ کا خادم، مسٹر بش کا جو غلام ہے یہ ملتِ اسلامیہ کی بدنصیبی ہے کہ وہ حجازِ مقدس پر اپنے باپ دادا کے نام سے قابض ہے۔ وہ خود بھی انٹریسٹ کے پیسے سے اور وہ پورا پیسہ نہیں بلکہ ایک سے لے کر پانچ پرسنٹ کے پیسے سے ساری دنیا کے ایمان کو خرید رہا ہے۔ لیکن وہ ابھی تک اِس میں کامیاب نہیں ہوسکا۔

میرے دوستو! اے کاش اگر ہمارے اندر یہ جذبہ تو

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی ذرخیز ہے ساقی

حالانکہ تھوڑے ہیں لیکن چیرٹی اور صدقہ و خیرات کا جذبہ، اتنا عظیم جذبہ کہ بڑے سے بڑا کام کیا جاسکتا ہے۔ میں عرض کررہا ہو کہ دوسری قوموں میں بھی صدقہ و خیرات کا وجود ہے، صرف یہ نہیں کہ یہاں ہی ہے۔ اب آگے چلئے رمضان مقدس کے دنوں میں ٹھیک ہے کہ مسلمان روزہ رکھتا ہے۔ لیکن روزے کا مفہوم اور طریقہ صیام یہودیوں میں بھی ہوتا ہے یہ ساری قومیں اپنے اپنے انداز میں روزہ رکھتی ہیں۔ بلکہ جو لوگ

منصب استدراج پر فائز ہیں اُن کے یہاں تو روزہ ہی چلتا ہے، وہاں بھی روزہ ہے اور مسلمان بھی روزہ رکھتا ہے۔ اسی طرح سے مناسک حج ،ہم رب کریم کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ دوسری قوموں نے اپنی فکرونظر کے اعتبار سے اپنا اپنا مقامِ کعبہ اور اپنا اپنا مقامِ حج ہندوستان کی سرزمین میں بہت سے مقامات ہیں۔ جہاں کی یاترا اُن کے مذہب سے ضروری ہے اور وہ سب کرتے ہیں۔ عرض یہ کررہاہوں میرے دوستو کہ دنیا کی قوموں کے پاس عبادت کا وجود موجود ہے۔ نماز بھی ہے، روزہ بھی ہے، حج بھی ہے، زکوٰۃ بھی ہے اور آپ کے پاس بھی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ فرق کیا ہے؟ صرف فرق اتنا ہے کہ دنیا کی ساری قومیں ایمان وعبادت تو رکھتی ہیں مگر اُن کے دامن میں محمد رسول اللہ ﷺ کا کوئی پھول نظر نہیں آتا۔ ملتِ اسلامیہ کے پاس طرہ امتیاز یہ ہے کہ نماز بھی ہے، زکوٰۃ بھی ہے، روزہ بھی ہے، حج بھی ہے لیکن یہ ساری چیزیں کم ہیں جب تک محمد رسول اللہ ﷺ کا تصور نہیں ہوگا۔ آپ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی ذات ہے تو پھر صرف یہ عبادت نہیں بلکہ کفر اور اسلام کے درمیان محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات عزت اور عظمت اور رسالت کی گواہی ہے۔

بخدا خدا کا یہی ہے در ، نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں سے آکے ہو، جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

اور امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے کہہ دیا، فرمایا کہ

ماوشما تو کیا کہ خلیل وجلیل کو
کل دیکھنا کہ یہ تمنا نظر کی ہے

میرے دوستو! یہ امتیازی خصوصیت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھی کہ چاہے، حدیث تو خیر حدیث ہی ہے اور یقیناً حدیث تو رسول اللہ ﷺ کے فضائل کے باب میں آئی ،قرآن اسی لئے آیا۔ مگر وہاں تو عالم یہ تھا کہ چاہے وہ فلسفہ، چاہے وہ منطق ہو، چاہے وہ علم کلام ہو، چاہے وہ علم بیان ہو، جو علوم بھی امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ہیں محمد رسول اللہ ﷺ کے اوصاف کے سانچے میں ڈھال دیئے۔

بزرگو اور دوستو! محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ بالکل عام سی بات ہے کہ آج بھی کوئی شخص کلمہ پڑھتا ہے تو وہ یہ نہیں کہتا کہ کہاں ہیں محمد رسول اللہ؟ یا وہ یہ نہیں کہتا کہ محمد رسول اللہ تھے۔ آج بھی وہ یہی کہتا ہے محمد رسول اللہ ہیں، اللہ کے رسول ہیں۔ تو پہلے میں یہ معروضہ پیش کر چکا کہ عالم نبوت کا تعلق رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی سے ہے۔

دوستو! آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب کسی ذات کو بیان کرنا ہو تو اُس کے اوصاف ملحوظ رکھے جائیں گے۔ موصوف جب تک کسی شخص کی صفت کا اقرار نہ کرلے اُس کی تعریف تام (یعنی مکمل) نہیں ہوسکتی۔ مکمل تعریف کیلئے صفت کا اقرار ضروری ہے۔ میں اپنے بیان کو یہیں ختم کرتا ہوں اور اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اللہ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

منقبت اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ

جاں نثار نبی رضا میرا — تاجدارِ ولی رضا میرا
راحت زندگی میرا رضا — دو جہاں کی خوشی میرا رضا
تاب کس کو جو سامنے آئے — شیر شیر علی رضا میرا
دولت مشق مصطفیٰ دے دی — کس قدر ہے غنی رضا میرا
گلشن دین پھر مہک اُٹھا — ہے شگفتہ کلی رضا میرا
اعلیٰ حضرت مجدد ملت — جو بھی کہے وہی رضا میرا
جس سے از ہند تا عرب مہکا — ہے وہ دیں کا کلی رضا میرا
جس کے مسلک پہ ناز ہے ہم کو — ہے وہی مرشدی رضا میرا
مذہب حق چمک اُٹھا خوشتر — محی دیں نبی رضا میرا

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com